مباحث واستفسارات

اقبالیات کے ضمن میں مختلف اطراف سے مختلف طرز کے اعتراضات موصول ہوتے رہتے ہیں اقبال اکادمی پاکستان اپنے قارئین کو حتی المقدور جوابات فراہم کرتی ہے جو شائع نہ ہونے کی وجہ سے اقبالیات کے شائقین کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں- اقبالیات میں ایسے مباحث کی اشاعت کا مقصد مناقشات کا دروازہ کھولنا نہیں بلکہ تفہیم اقبال ہے- آپ بھی حصہ لے سکتے ہیں تاہم مباحث کا علمی ہونا ہم سب کے لیے مفید ہوگا-

(مدیر)

اقبال کے ہاں زندگی اور موت ایک قسم کی جدلیت

جناب محمد سہیل عمر صاحب۔ السلام علیکم۔ نیا سال اور عید مبارک، امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ اقبالیات کے تازہ شمارے اور عید کارڈ کا بے حد شکریہ۔ دونوں شمارے مجھے بے حد پسند آئے تحقیقی مقالے اعلیٰ معیار کے ہیں۔ خاص طور پر سوال جواب کا سلسلہ دلچسپ ہے۔ اور فکر کی دعوت دیتا ہے۔ مثلاً

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

اس شعر کو ''شکوہ'' کے سیاق میں دیکھیے تو بت پرستی سے پاک نظر آئے گا۔

خوگر پیکر محسوس تھی انساں کی نظیر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر

اوپر والے پہلے شعر میں ایک تڑپ کا اظہار ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ محبوب (اللہ) پیکر محسوس میں نظر نہیں آ سکتا۔ لیکن تمنا یہی ہے کہ کبھی کاش ایسا ہوتا۔ اسی طرح التجاء مسافر میں:

تیری لحد کی زیارت ہے زندگی کا پیام
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

اقبال کے یہاں زندگی اور موت دو منجمد حالات نہیں (Dialectic process) ایک دوسرے سے جڑے اور والمتیہ ہیں یہاں ایک قسم کی جدلیت ہے۔ زندگی سے موت اور موت سے زندگی نکلتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ تمام اسلامی عقیدہ کے مطابق اوپر اٹھا لیے گے اور غالبًا ذائقۂ موت نہیں چکھا۔ اس طرح حضرت خضر کے متعلق بھی عام خیال یہی ہے کہ آب حیات پی لینے کی وجہ سے ذائقہ موت سے نا آشنا رہے۔ گویا زندگی کے ایک اسٹیج کی تکمیل کے بعد دوسرے اسٹیج میں نہیں داخل ہوئے۔ حضرت نظام الدین اولیاء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اقبال غالبًا اسی جدلیت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ زندگی کا پیام موت کے بعد ہی ملتا ہے۔ موت جو اقبال کے نزدیک ایک وقتی Break ہے نئی زندگی کی نئی توانائی حاصل کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ جبکہ زندگی کا ایسا سفر جو کبھی ختم نہ ہو غالبًا Monotony کا سبب ہوسکتا ہے۔ (یہ دونوں اشعار بت پرستی اور قبر پرستی سے پاک ہیں) (واللہ اعلم بالصواب)

طباعت کا معیار قابل تعریف ہے۔ آپ کی کوششوں سے یہ مجلّہ قارئین کے لیے یقیناً دلچسپ علمی مواد فراہم کرتا ہے

ڈاکٹر عارفہ فرید
پروفیسر شعبہ فلسفہ
سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس
کراچی یونیورسٹی۔